اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۰ — مطبوعہ ۵ مارچ ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے — [illegible]
ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک — [illegible]
دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی — [illegible]
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✦

ایڈیٹوریل

"ایمان سے ابرہام نے جب آزمایا گیا اضحاق کو قربانی کے لئے گذرانا ہاں اکلوتے کو جسنے چڑھایا جسنے وعدوں کو پایا تھا اور جس سے کہا گیا تھا کہ اضحاق ہی سے تیری نسل کہلائیگی" عبرانیوں ۱۱-۱۷و۱۸- یعقوب ۲-۲۱- توریت میں اس معاملہ ضروری واہم کی نسبت یوں لکھا ہے کہ "ان باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابرہام کو آزمایا اور اُسے کہا کہ اے ابرہام: وہ بولا کہ دیکھ میں حاضر ہوں تب اُسنے کہا کہ تو اپنے اکلوتے کو جسے تو پیار کرتا ہے اضحاق کو لے اور زمین موریاہ میں جا اور اُسے وہاں پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو تجھے بتاؤنگا سوختنی قربانی کے لئے چڑھا" پیدائش ۲۲-۱و۲- انجیل کی آیات مسطورہ بالا اور توریت کے اس باب کو پڑھنے سے یہہ امر اسقدر صحیح ٹھہرتا اور پایہ ثبوت کو پہنچتا کہ ذرا بھی اسمیں شک وشبہ باقی نہیں رہتا کہ ابرہام نے قربانی کے لئے اضحاق کو لیا اور اضحاق ہی نسل مبارک ومخصوص اور ذبیح اللہ کے لقب کا مستحق ہے نہ کہ اسمٰعیل جیسا کہ محمدیوں کا خیال ہے۔ ہم نے اس بیان کو قرآن سورۃ الصافات میں پڑھا جو بڑی چترائی کے ساتھ کیا گیا ہے کیونکہ اُسمیں ذبیح اللہ کا نام نہیں بتایا گیا بلکہ صرف لکھا ہے یا بُنَیَّ اِنّی اَریٰ فی المنام انّی اذبحک۔ یعنی (ابراہیم نے کہا) اے میرے چھوٹے بیٹے تحقیق کہ میں دیکھتا ہوں خواب میں یہہ کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔ معلوم نہیں کہ محمدیوں نے صریح وصاف بیانِ توریت وانجیل کے خلاف کیونکر اسمٰعیل کو ذبیح اللہ ٹھہرایا ہے۔ حالانکہ قرآن نے اس امر میں صرف لفظ بُنَیَّ کہنا مصلحت جانا اگرچہ لازم یہہ تھا کہ ایسے بھاری معاملہ کو صاف صاف بیان کیا جاتا۔ مصنف قرآن نے مناسب جانا کہ لکھے پیرو جیسا اپنے مفید مطلب جانینگے ویسا اسکی تفسیر کرینگے۔ پس اس بات کو یا بُنَیَّ لکھکر یونہیں چھوڑ دیا۔ کتب مقدسہ سابقہ سے بصفائی تمام ظاہر ہے کہ اسمٰعیل نہ تو فرزند موعود اور نہ ذبیح اللہ ہے۔ انجیل میں صاف لکھا ہے کہ ابرہام کے دو بیٹے تھے ایک لونڈی سے اور دوسرا آزاد سے۔ پر وہ جو لونڈی سے تھا جسم کے طور پر لیکن جو آزاد سے تھا وعدے کے طور پر پیدا ہوا۔ ایسی باتیں تمثیلیں ہیں اس لئے کہ یے (عورتیں) دو عہد ہیں ایک سینا پہاڑ کا جس سے غلام جنے جاتے ہیں۔ یہی ہاجرہ ہے کیونکہ ہاجرہ عرب میں کوہ سینا ہے غرض دوحال کے یروشلیم کا جواب ہے کہ وہی اپنے لڑکوں کے ساتھ غلامی میں ہے۔ پر اوپر کا یروشلیم آزاد ہے سو وہی ہماری ماں ہے" گلاتیوں ۴-۲۲ سے ۲۶ تک۔ پھر رسول فرماتا ہے کہ "پس اے بھائیو ہم اضحاق کی طرح وعدے کے فرزند ہیں۔ پر جیسا اُسوقت وہ (اسمٰعیل) جو جسم کے طور پر پیدا ہوا تھا اُسے (اضحاق کو) جسکی پیدائش روح کی راہ سے ہوئی ستاتا تھا ویسا اب بھی ہوتا ہے۔ پر نوشتہ کیا کہتا ہے" لونڈی اور اسکے بیٹے کو نکال کیونکہ لونڈی کا بیٹا آزاد کے بیٹے کے ساتھ ہرگز وارث

نہ ہو کا غرض ای بھائیو ہم لونڈی کے بیٹے نہیں بلکہ آزاد کے ہیں۔ گلاتیوں ۴-۲۸-۳۱ تک تدبر +

مظاہر حق جلد سوم۔ کتاب الجہاد صفحہ ۳۴۵ میں لکھا ہو کہ اُن لوگوں کی نسبت جو جہاد میں مارے جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اُنکی ارواح بیچ سبز رنگ پرندے جانوروں کے شکم میں رہتی ہیں اور اُنکے لئے قندیلیں عرش کے نیچے لٹکائی گئی ہیں جو بمنزلہ اُنکے گھونسلوں کے ہیں۔ اور وے بہشت کے میوے کھاتے ہیں اور اُن قندیلوں میں ٹھکانا (بسیرا) پکڑتے ہیں۔ اس کی بابت اُس کتاب میں بطور شرح اگرچہ یہہ لکھا ہو کہ اس سے تناسخ کا اثبات نہیں ہوتا تناسخ اُسکو کہتے ہیں کہ اس عالم میں روح بدن میں رجوع کرے نہ کہ آخرت میں اور معتقدان تناسخ آخرت کے منکر ہیں" لیکن ہمارے خیال میں نہیں آتا کہ ایسا لکھ دینے سے یہہ اعتراض اس تعلیم پر سے کیونکر دور ہو سکتا ہو۔ اگر یہہ امر ناممکن تسلیم کیا جائے کہ روح انسانی اس عالم میں کسی غیر جنس جسم میں نہیں آسکتی تو پھر یہہ کیونکر ممکن ہو کہ وہ روح سبز رنگ جانوروں میں بہشت میں رکھی جائے اور وہ جانور قندیلوں میں جو بجائے گھونسلوں کے عرش میں لٹکتی ہیں بسیرا لیں۔ علاوہ ازیں معتقدان تناسخ منکر آخرت نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ چوراسی بھگت کر آخر کو ابدی آرام میں روح پہنچ جاتی ہو۔ ہمارے نزدیک انسانی روح کا نہ اس دنیا میں نہ آخرت میں کسی غیر جنس قالب میں جانا قرین عقل والہام معلوم ہوتا ہو۔ اور نہ ہم ایسی باتوں کو انسان کی ابدی زندگی وخوشحالی کے مطابق پاتے ہیں۔ بیشک خدا کے کلام میں جو کچھ اس امر میں لکھا ہو وہ نہایت تسلی بخش معلوم ہوتا ہو۔ انجیل میں قرنتیوں کے ۱۵ باب ۳۹۔ آیت سے یوں لکھا ہو۔ "سب جسم وہی جسم نہیں بلکہ آدمیوں کا جسم اَور ہو چارپایوں کا جسم اَور مچھلیوں کا اَور ہو پرندوں کا اَور آسمانی بدن ہیں اور خاکی بدن ہیں پر آسمانیوں کا جلال اَور ہو اور خاکیوں کا اَور۔ آفتاب کا جلال اَور ہو اور ماہتاب کا جلال اَور اور ستاروں کا جلال اَور ہو کیونکہ ستارہ ستارے سے جلال میں فرق رکھتا ہو۔ مردوں کی قیامت بھی ایسی ہی ہو۔ فنا میں بویا جاتا اور بقا میں اُٹھتا ہو بے حُرمتی میں بویا جاتا جلال میں اُٹھتا ہو۔ کمزوری میں بویا جاتا قدرت میں اُٹھتا ہو حیوانی بدن بویا جاتا ہو روحانی بدن اُٹھتا ہو۔ حیوانی بدن ہو اور روحانی بدن ہو۔ چنانچہ لکھا ہو کہ پہلا آدمی یعنی آدم جیتی جان ہوا اور پچھلا آدم (یسوع مسیح) جِلانے والی روح لیکن روحانی پہلے نہ تھا بلکہ حیوانی بعد اسکے روحانی پہلا آدمی زمین سے خاکی تھا دوسرا آدمی خداوند آسمان سے ہو۔ جیسا خاکی ویسے وے بھی جو خاکی ہیں اور جیسا آسمانی ویسے بھی جو آسمانی ہیں۔ اور جسطرح ہم نے خاکی کی صورت پائی ہو ہم آسمانی کی صورت بھی پاوینگے" پس وے جو مرنے کے بعد آخرت میں یہہ اُمید رکھتے ہوں خواہ محمدی ہوں جو عاقبت میں سبز رنگ پرندوں کے پیٹ میں رہنے اور میوے کھانے اور قندیلوں میں ٹھکانا پانے کے منتظر ہیں یا ہنود جو چوراسی جون بھوگنے کے خرخشہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کلام الہٰی کی آیات بالا پر غور کریں اور اگر اُس خداوند پر جو آسمان سے اُترا اور انسانیت کے لباس کو پہنکر ہم خاکیوں کا ہم شکل بنا اور گناہ کے سوا ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا اور پنے لہو سے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھوڑا دیا ایمان لاویں تو وے جیسا اُنہوں نے خاکی کی صورت پائی ہو روحانی کی صورت بھی پاوینگے۔ اور سبز رنگ پرندوں میں یا گدھے کتوں کی جون میں رہنے کے خیال سے بیفکر اور مطمئن ہونگے +

کوکب ہند لکھتا ہو کہ بچپن میں بریڈلا صاحب نے مذہبی تعلیم پائی اور اس وجہ سے وہ جوانی میں ایک سنڈے سکول کو پڑھاتے تھے۔ لیکن بعد چندے وہ دہریہ ہو گئے۔ اُنہوں نے مسیحی مذہب کو انگلستان سے اُٹھا دینے میں کوئی بات رکھہ نہ چھوڑی۔ اُنہوں نے آدمی کی پیدائش کے بارہ میں ایک کتاب تصنیف کی لیکن اُنہیں السی مجش باتیں تھیں کہ سرکار نے اُسکے شایع ہونے میں دست اندازی کی۔ بریڈلا صاحب نے کوشش تو کی کہ دین عیسوی انگلستان سے اُٹھ جائے لیکن بانی دین عیسوی ایسا زور آور ہو کہ اُسنے بریڈلا صاحب کی بلکہ تمام دنیا کے مخالفین دین عیسوی کی کوشش ناچیز ٹھہرائی۔ مچھر کی کوشش سے ریل گاڑی کے زور کو روکنے میں جتنی حرکت پہنچ سکتی اس سے بہت ہی کم حرکت بریڈلا صاحب کی کوشش ودرس وتصنیف سے دین عیسوی کے پھیلنے میں پہنچی ہوگی ہائے افسوس بیچارہ بریڈلا صاحب! اُسنے اپنی تمام زندگی خدا کے نام پر کفر بکنے اور مسیحی دین کی ترقی کو روکنے میں صرف کی پر اُسنے نہ جانا کہ یسوع مسیح کو آسمان اور زمین پر کل اختیار دیا گیا ہو۔ بریڈلا صاحب کے زمانہ میں مسیحی مذہب کو جتنی ترقی ہوئی اتنی پیشتر کبھی نہیں ہوئی۔ اُنہیں کے زمانہ میں ہزارہا نئے گرجا تعمیر ہو گئے۔ مبشروں اور پادریوں نے دنیا کو گویا اُلٹ دیا ہو۔ بریڈلا صاحب ہی کے زمانہ میں ہند اور چین اور جاپان اور حبش اور دیگر جزایر کے باشندوں میں بہتوں نے دین عیسوی کی روشنی میں خوشی اور آرام حاصل کیا +

واضح ہو کہ بریڈلا صاحب تو دین عیسوی کے مخالف تھے لیکن اُنکا بھائی خود اُنکا مخالف تھا۔ اُسنے دہریہ پن کے خلاف بہت کتابیں اور رسالے تصنیف کئے بلکہ وہ جابجا کے مسیحی مذہب کے ثبوت اور دہریہ پن کی تردید میں وعظ کرتے تھے۔ ہمیں یقین کامل ہو کہ اگر بریڈلا صاحب کے خیالات ملحدانہ اس ملک میں دخل پائیں تو باشندگان ہند اُنکی کم توجہہ کرینگے تاہم وہ اُنکے اس برتاؤ کی جو اُنہوں نے کانگریس کے ساتھ ظاہر کئے اُنکی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن ذرا خیال کرنے سے باشندگان ہند پر روشن ہوگا کہ جو نیکیاں فاسٹ اور ریٹ صاحبان کے ذریعہ سے ہند کو نصیب ہوئیں اُنکا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی بریڈلا صاحب کی خیر خواہی اور کوشش سے حاصل نہیں ہوا +

ہم برنڈلا صاحب کے لئے بہت افسوس اور رنج کرتے ہیں خاصکر اسواسطے کہ ہمارے پاس کوئی ظاہری نشان نہیں جس سے ہم جانیں کہ اُنکی عاقبت بخیر ہوئی۔ وہ مرتے وقت بیہوش تھے۔ اگر انسان ساری دنیا کما وے اور اپنی جان کو کھو وے تو اُسے کیا فایدہ! انسان اپنی جان کے بدلے میں کیا دیگا ✦

صاحب راجپوتانہ گزٹ نے اجمیر کے سالیانہ عرس خواجہ صاحب کے بیان میں جو رجب کی چاندرات سے شروع ہو کر سات تاریخ تک ہوتا ہے درگاہ کے متوّلی صاحب اور خُدام اور اُن محفلوں کا جنمیں قوالی ہوتی اور مشایخ عظام کو حال آتا ہے ایک دلچسپ فوٹو اوتارا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ ہمارے دوست آگرہ پنچ نے یہہ شکایت بھی کی جسپر ہم بھی صاد کرتے ہیں کہ محفل صوفیہ میں بڑی کشمکش ہوتی ہے۔ بیچارے باہر سے آنیوالے مشایخ ۹ بجے ہی سے پہلے محفل خانہ میں آموجود ہوتے ہیں مگر متولّی صاحب اسوقت بھی افیون کے نشہ میں پڑے ..... راکرتے ہیں چوبدار۔ چپراسی ایرہ غیرہ نتھو خیرہ بلاتے بلاتے تھک جاتے ہیں تو میاں مٹھو جی اگر گدی پر بدجاتے ہیں۔ حضرت کا فقط گدی پر ہی براجنا باقی رہا ہے باقی سب کو چٹ کر چکے" دیوان درگاہ کا حال جو اُنہوں نے لکھا ہے اسکو ہم اپنے اخبار میں سراسر نقل کرنا مناسب نہیں سمجھتے مگر اسقدر لکھنا کافی ہے کہ جب متوّلی صاحب بشکل نازل ہوئے تو اب دیوان جی کے لئے مغربی دروازہ کیطرف لوگوں کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ چوبدار گیا چپراسی دوڑا۔ حضرت چلے متولّی آگئے جی ہاں اُب سوتے اُٹھے۔ بیت الخلا میں داخل۔ باہر آئے۔ مُنہہ ہاتھ دھوے دُنیاداری کا جامہ اوتارا۔ صوفیہ لباس لاؤ کنگھا دو آئینہ دکھاؤ۔ گھنٹوں میں ڈاڑھی بچی کی جبہ پہنا۔ گیروا۔ اسی تو بہ صندلی عمامہ باندھا عمامہ پر ایک اُودر کپڑا ڈالا۔ چلئے مشایخ کا روپ ہوگیا۔ قصہ کوتاہ۔ اس روپ بدلنے میں بھی کوئی چار گھنٹے صرف ہوگئے۔ اودھر محفل میں صوفیوں کے ..... جلنے لگے۔ ڈوم ڈہاڑے میراثی قوال سُر ملاتے ملاتے بے سُرے ہوگئے۔ بجاڑے کے ٹٹو حفاظ قرآن جو راگ شروع نہ ہونے تک متولّی جی کے روبرو (لوبان کھینے کی اگردانی کے پاس) ولایتی طوطوں کیطرح قرآن کی آیتیں رٹتے رٹتے تھک جاتے ہیں۔ بہرحال چچا دیوان صاحب عقب والان کے بدر رو سے برآمد ہوئے۔ حفاظ نے فاتحہ پڑھی مضمون فاتحہ کے معنی کون سمجھے جنہوں نے سمجھا حیران ہو کر کہنے لگے کہ "ایں زندوں کے لئے مردوں کی درود کیوں قصہ مختصر درود فاتحہ پوری ہوئی کہ ڈھولکی لگی بجنے (اور صوفی لگے کودنے اچھلنے) اور لیجئے ذرا دیر میں محفل شریف آگے کو سرکتے سرکتے گتھم گتھا ہونے لگی پھر کیا تھا۔ ہو حق دم مدار" آگے چل کے آپ لکھتے ہیں کہ اس مجمع الاسرار کی گھنونی حالات کا نتیجہ یہانتک ظاہر ہونے لگا کہ جو رئیس یا اہل دول ایک مرتبہ درگاہ شریف کی زیارت کو آتا ہے ان لوگوں کی حرکات کا معاینہ کرکے پھر اسکا جی یہاں آنیکو نہیں چاہتا۔ مرہٹے رئیس اکثر اپنے بزرگوں کے قدم بقدم چلکر یہاں آیا کرتے تھے اور زیارت مزار خواجہ صاحب کو سعادت دارین سمجھتے تھے مگر جب سے کالجی راؤ انجہانی کی آبرو ریزی کی گئی کے اشرار ناہنجار نے کی اور سزا پائی تب سے مرہٹہ گروہ کے جنود اس درگاہ کو سلام کر بیٹھے ✦

آگرہ پنچ اُس محفل صوفیان و مشایخ عظام کی نسبت جو درگاہ خواجہ صاحب میں ایام میلہ پر روز مرہ منعقد ہوتی ہے یوں قمطراز ہے کہ اول تو محفل سماع و سرود بالکل شرع شریف کے خلاف ہے صوفیہ کرام کے لئے خدا و رسول نے حکم دیا ہے نہیں کہ وہ عبادت الٰہی کو چھوڑ کر ڈھولکی اور ستار و سارنگی پر شُشندروں کی مانند ناچیں کودیں۔ بلکہ مشکوٰۃ شریف جو صحاح ستہ میں داخل ہے صاف صاف طور پر یہہ حدیث وارد ہے۔ قال علیہ السلام۔ استماع الملاھی معصیۃ و جلوس علیھا فسق و تلذذ بہا من الکفر۔ یعنی سننا راگ کا گناہ ہے اور مجلس راگ میں بیٹھنا گناہ کبیرہ ہے۔ اور لذت یعنی تال دیکر سر ہلانا کفر ہے۔ کیوں صاحب جو ستار اور ڈھولکی پر نہ صرف تال ہی دیں بلکہ بھوتوں کی مانند ناچیں وہ کون ہوئے" ✦

عہد جدید کی صحت کا بیان

لیکن اس سب کے بعد پھر بھی یہہ کہا جاسکتا ہے کہ کیا یہہ ممکن نہیں کہ ہمارے عہد جدید کی کتابیں دوسری صدی کے شروع کے قریب جعلی بنائی گئی ہوں؟ اسکے لئے ہم شہادت سابقہ سے بالکل علیحدہ جواب دیتے ہیں کہ یہہ بات مطلق غیر ممکن ہے۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ اُس زمانہ کے مصنف کیا کر سکتے تھے اور انمیں سے کوئی بھی اس لایق نہ تھا کہ عہد جدید کی مانند کتابیں بنا سکے۔ ہم صرف ہوشیاری سے عہد جدید کو پڑھیں اور تب اُس زمانہ کی سبھی علمی کتابوں کا مطالعہ کریں تاکہ فوراً دیکھیں اور معلوم کریں کہ کیا ہی ایک بعید تفاوت ان دونوں کے درمیان موجود ہے۔ ان تصنیفات تک گذرنے میں ہم گویا آسمان سے زمین پر اُترتے ہیں۔ تمام بافکر ناظرین نے کسیقدر ایسا ہی معلوم کیا ہے اور ایسے مخالف مصنفوں نے بھی جیسا کہ ایف ڈبلیو نیومن ہے صفائی یہہ اقرار کیا ہے۔ ہم دوسری صدی کے شروع میں کسی آدمی کو اس قابل نہیں جانتے جو عہد جدید کی ایک کتاب بھی بنا سکتا۔ لیکن چونکہ عہد جدید کو کم سے کم سات آٹھ مختلف مصنفوں نے لکھا ہوگا۔ یہہ بات نکتہ چین پڑھنے والے پر بھی اُن کتابوں کے اختلاف عبارت سے صاف ظاہر ہوگی پس اگر ہماری کتب مقدسہ اس قدیم زمانہ کا جعل ہوتیں تو اس کام کے لئے کئی ایک جعلساز ضرور ہوتے۔ لیکن اگر ایسی جعلسازی کو انجام دینے کے قابل ایک آدمی نہ تھا تو یہہ زیادہ تر یقینی ہے کہ سات یا آٹھ آدمی بھی کبھی قابل نہ تھے۔ باوجود اسکے اگر یہہ کہا جاوے کہ اُن لائق و قابل جعلسازوں کے نام فراموش ہوگئے ہیں درحالیکہ بہت کم زور آدمیوں کے

نام محفوظ رہ گئے ہیں تو ہم بصحت جواب دے سکتے ہیں کہ یہہ بات بالکل نامعتبر ہو۔ ہم بمشکل خیال کر سکتے ہیں کہ کلیسیا اُسکے سات یا آٹھ لائق مصنفوں کے نام بالکل بھول گئی ہو اور اُن شخصوں کے نام محفوظ رکھے ہوں۔ جو اگرچہ بہادر عیسائی تھے لیکن صرف اوسط قابلیت اور صرف معمولی علمی لیاقت رکھنے والے آدمی تھے۔ یہہ قیاس خود بخود ایسی بڑی جعلسازی کے گمان کو نامعتبر بلکہ غیر ممکن بناتا ہو۔ اِن باتوں کا بیان کرنا کیسا مشکل ہو جبکہ لوگ معقول اور سادہ سچائی کو قبول کرنا نہیں چاہتے ہیں۔

خلاصہ یہہ کہ جب ہم کلیسیا کی زندگی اور گواہی کے غیر شکستہ متواتر کو یاد کرتے ہیں اور اُس گواہی کے اتفاق کو دوسری صدی کے دوسرے نصف کے شروع میں جو یورپ افریقہ اور ایشیا کے دور دراز ملکوں میں تھا۔ جبکہ ہم یاد کرتے ہیں کہ کلیسیا کی زندگی اور بنیاد یہی عہد جدید تھا جو اُسکی بیش قیمت اور عمدہ ترین پناہ تھی جسکے لئے وہ زندہ رہتی تھی اور جسکے لئے اُسنے بخوشی اپنا بہترین شہیدانہ خون بہایا جب ہم خیال کرتے ہیں کہ مقدس کتابیں ہفتہ وار کی جماعتوں میں ہمیشہ پڑھی جاتی تھیں ایسا کہ وے سبھوں کی آنکھوں اور کانوں میں بس گئی تھیں اور کہ کوئی دقیقہ سنج دشمن بھی رسولی زمانہ کے بعد یہہ موقع بتلانیکے قابل نہیں ہوا جسمیں اُن کتابوں میں کوئی کتاب چوری سے داخل کی گئی ہو جبکہ ہم یاد کرتے ہیں کہ بوسیلہ شہادتوں کے اُن قلیل اجزا کے جو باقی رہ گئے ہیں ہم اُن کتابوں کا سُراغ رسولی زمانہ تک واپس لگا سکتے ہیں اور کہ وے مدعی بھی جو اُس زمانہ کے عین کنارہ پر زندہ تھے اُن کتابوں کی موجودگی اور سند کے لئے صاف گواہی دینے میں متفق ہوتے ہیں۔ اور جب ہم یاد کرتے اور اِس بات پر بھی غور کرتے ہیں کہ کلیسیا کی تواریخ دوسری صدی کے پہلے نصف میں کسی آدمی کو نہیں خیال کرتی جو عہد جدید کی ایک کتاب بھی جعل سے بنانے کے قابل ہو چہ جائکہ وہ کل عہد جدید بنا سکے۔ تو ہم یقیناً دیکھتے ہیں کہ یہہ ثبوت حسب دلخواہ مضبوط ہو۔ اسمیں شک نہیں کہ اب ہمارے پاس اُس گواہی کی جسپر قدیم کلیسیا نے مقدس کتابوں کو قبول کیا سب تفصیلیں نہیں ہیں لیکن اگرچہ ہمارے پاس یہ تفصیلیں نہیں ہیں تاہم پنچایت کا فیصلہ ہمارے پاس موجود ہو۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ نہ صرف ایک پنچایت کا بلکہ بہتوں کا جنمیں بعض باہم متعصب اور مخالف تھیں۔ جو لوگ قانونی اور تواریخی شہادت میں واقف کار ہیں کسی قدیم خاندان یا شہر کے اُس پُرانے عہد نامہ کو جو ایک مضبوط صندوق میں ایک یا دو صدی تک نظر سے پوشیدہ رہا ہو نہایت معتبر و صحیح قبول کرنے میں پس و پیش نہیں کرتے ہیں تو ہم کسقدر زیادہ یقین کے ساتھ عہد جدید کی صحت کے لئے جو کہ خدا کے مقدس شہر اور حقیقی خاندان کا عہد نامہ ہو عیسائیوں اور بدعتیوں کی متفق گواہی کو قبول کر سکتے ہیں جبکہ ہم یاد کرتے ہیں کہ اُسوقت صرف تھوڑے برس گذرے تھے جبکہ یہہ مقدس عہد نامہ حقیقت میں لکھا گیا تھا اور کہ خداوند کے روز اُسکی برابر تلاوت اور نمایش سے وہ ہمیشہ عیسائی قوم کی آنکھوں اور دلوں کے سامنے رکھا گیا تھا۔

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

مہربانی فرماکے مضمون مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار صداقت شعار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون فرماویں۔

اسوقت راقم کے سامنے مسٹر واعظ کا مضمون "مشن کے کاموں اور دیسی عیسائیوں کی تعلیم کی بابت" دھرا ہو۔ ہم مسٹر واعظ کے بڑے ہی شکرگذار ہیں کہ انہوں نے ہماری توجہ مولوی صفدر علی صاحب (بیاد وش بخیر) کے رسالہ خلاصہ مضامین کیطرف مبذول کرائی۔ ہم مولوی صاحب کو جو اسوقت "یوسف راشیدہ" کے مصداق اور رفتار مرکہدنے کے مستحق ہیں تہہ دل سے "آفرین باد برین ہمت مردانہ تو" کی صدائیں دیتے ہیں۔

مولوی صاحب ایک تو اسقدر عمر رسیدہ بزرگ۔ اور اسپر یہہ ہمت۔ جاگو اے جوانو کمر ہمت باندھو اور نہیں تو تقلید کرنے پر ہی آمادہ ہو۔ کچھ تو کر دکھلاؤ کبتک پنبہ در گوش کانوں میں تیل ڈالے ہوئے اونگھتے رہو گے۔ اب وہ وقت ہو کہ عنقریب مرغی اپنے بچہ کو جسکو مدتوں پالتی رہی چونچیں مارے۔ کبتک اور ہم کسی کے دست نگر رہیں۔ اور آخر تا کجا امداد کی اُمید۔ جبکہ خدا کے فضل سے ہاتھ پیر ہیں ہمارے توفیق ہو اور پھر کچھ نہ کریں تو اسمیں اگر ہمارا قصور نہیں تو پھر کسکا؟

صاحبو بیدار ہو۔ سوچنے کا مقام ہو اور خوش کرنیکا موقع دیکھئے تو سہی کہ فہرست جو مولوی صاحب نے پاس شدہ ڈگری یافتگان کی دی ہے۔ اسمیں کتنے نام دیسی مسیحیوں کے ہیں۔

پس جبکہ مقابلہ کی فہرست سے ہماری قوم کا ایجوکیشن (تعلیم) میں ایسا ابتر حال معلوم ہوا۔ تو اس جگہہ ذرہ غارنجل کی مسیحی کلیسیا کے دلوں میں ایک ولولہ سا اُٹھا اور اس انگریزی پوئٹری کی درس (مصرع)

Little drops of water,
Little grains of sand
Make the mighty ocean,
And the pleasant land

پر بنا ڈال کر ہمت کی کمر باندھی ہو کہ اس بنیاد پر جو آئندہ عالی نفیس و منقش عمارت کا گویا ایک پیش خیمہ ہو رداء رکھتے چلے جاویں۔ حتیٰ کہ اس کا نشوونمائی پورے انداز تک پہنچے۔

شب گذشتہ اسبارہ میں سوچنے کے واسطے پادری ضحاک صاحب کے مکان پر دیسی مسیحیوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جنہے اسجگہہ ایک پور ایجوکیشن فنڈ قایم کیا ہو۔

مطلب شعر۔ پانی اور ریت کے چھوٹے قطروں اور ذروں ہی سے سمندر اور قطعہ زمین بنجاتی ہیں۔

جلسے کے پریزیڈنٹ پادری اسحاق صاحب۔ سکرٹری ڈاکٹر نجم الدین صاحب۔ اور ٹریژر یا خزانچی جوزف اسحاق مقرر ہوئے ہیں۔ [اس]کا خاص مدعا یہہ ہو کہ اُن دیسی غریب مسیحی دینداروں کی اولاد کی جو اُنکی تعلیم نہیں کرا سکتے حتی الامکان مدد کیجاوے۔ لہٰذا ہر ایک مسیحی بھائی سے التماس ہو کہ کم از کم ایک آنہ فی خاندان ماہواری چندہ سے اِس کار خیر میں ہماری مدد کیا کریں۔ واضح ہو کہ ایک آنہ ماہوار خاندان پیچھے ہم نہیں خیال کر سکتے کہ کسی کو گراں گذرے۔ اور کوئی منطقی صاحب (جو نکہ آجکل بہت سے نکتہ چین نظر آتے ہیں) اِس خیال کے پیچھے ہی ریزننگ پاور (عقل) کے گھوڑے کو جولان نہ دے کہ ایک آنہ سے ہو ہی کیا سکتا ہو۔ صاحب خیلے خیلے شود بسیار + قطرہ قطرہ چکیدہ دریا شدہ۔ اور اگر کوڑیاں جمع کی جاویں تو پیسے جمع ہو سکتے اسیطرح اگر پیسے جمع نہ کئے جاویں تو روپے فراہم نہیں ہو سکتے۔ علی ہذا القیاس +

مسٹر واعظ نے اپنے آرٹیکل میں سچ تحریر کیا ہو۔ کہ بعض عبداللہ رہم کے سا جواب دیتے ہیں۔ مگر کیا انکی یہہ یاوہ گوئی ہمارے کام اور ارادہ میں کسیطرح مخل یا سد راہ ہو سکتی ہو۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ایسے ہوائی لوگوں سے بھلا کبھی کوہسار قلعوں کو کوئی حرکت محسوس ہو سکتی ہو +

جس بات میں مسٹر واعظ مولوی صاحب سے اتفاق نہیں [کر]تے گو کسی پہلو میں کسی قدر درست ہو۔ مگر "نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت یکساں نکرد" دیگر "ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست + شاید کہ پلنگ خفتہ باشد" مجھے یقین واثق ہو کہ کئی متمول مسیحی کلیساؤں میں ایسے بھی ہونگے جو اپنے تئیں [اس] جہان میں مسافر اور پردیسی سمجھکر روپیہ کو ٹھیکری کی مانند نہ [دل سے] چھوڑتے ہونگے +

پادری صاحب کے سوال (کیا وجہ ہو کہ دیسی عیسائی [م]شن کے باہر ہو کر کام نہیں چلا سکتے) کا جواب یہہ ہو سکتا ہو [کہ ا]گر مسیحی غیر اقوام کی نسبت عمدگی کے ساتھ نہیں۔ تو اُن سے کسی نوع میں کم بھی نہیں چلا سکتے۔ اور چلا رہے ہیں۔ مگر سوال یہہ عاید ہوتا ہو کہ بیچاروں کو مشن کے باہر جگہ کیوں نہیں ملتی اُمید ہو کہ کوئی صاحب اسکے جواب سے ایما بخشینگے +

اگر کوئی بدگمان (بقول مسٹر واعظ) کہے کہ فلانے نے کام شروع کیا ہو لہذا اُسی کا نام ہوگا۔ تو ہمیں چاہئے کہ ایسی باتوں کو ایک کان سے سنیں اور دوسرے سے نکالدیں۔ اور زیادہ تر مستعدی اور نیک نیتی سے کام کئے جاویں۔ خداوند خود اسمیں برکت بخشیگا کسی کے کہنے سننے پر اصل مدعا کو فوت نہ ہونے دینا چاہئے +

ہم آخر میں پھر ناظرین با تمکین سے متضرع ہوتے ہیں کہ کم از کم ایک آنہ یا حسب توفیق اس سے زیادہ بلاناغہ ہر ماہ کے اول ہفتہ میں یا جیسے موقع ملے پتہ ذیل پر ارسال فرمایا کریں :۔

"ڈاکٹر نجم الدین صاحب۔ بلوچ مشن ہسپتال سکرٹری پوئر کرسچن ایجوکیشنل فنڈ ڈیرہ غازیخان" +

آخر میں ہم خداوند کی جناب میں دست بدعا ہیں۔ کہ خداوند فضل بخشے کہ آجکل کے نوجوان نہ فقط ظاہر ایجوکیشن کے ہی متلاشی بلکہ باطنی ایجوکیشن کی جو ہمیشہ کی زندگی کو پہنچاتی ہو فکر میں بھی ہمہ تن مصروف و کوشاں رہکر اپنی زندگی کے سفر چند روزہ کو کمال دینداری و دانائی۔ راستبازی اور پرہیزگاری کے ساتھ بسر کریں۔ آمین ثم آمین +

راقم

مسیحی اسرائیلیوں کا سچا خیرخواہ

ج۔ آ۔ از۔ ڈیرہ غازیخان

جنڈیالہ

ریڈنگ روم کا بقیہ

ممبروں کے تیسرے اجلاس میں سردار مان سنگھ صاحب محکمہ بندوبست ضلع امرتسر کے ایک ہندو ممبر نے اپنا مضمون سُنایا جو اسطرح پر تھا کہ:۔

اصل خوشی کیا ہو

اگر نظر غور سے دیکھا جاوے تو ظاہری خوشیاں جنکی طرف ہر ایک انسان رغبت اور خواہش سے دیکھتا ہو اور اُنکے حاصل ہونے پر نازاں و فرحاں ہوتا ہو۔ دولت۔ عزت۔ اولاد۔ عمر درازی۔ اور تندرستی۔ ٹھیک ہو کر انکے ملنے سے دنیاوی آرام مل سکتے ہیں۔ دولت جس انسان کے پاس ہوتی ہو وہ عمدہ مکان رہایش کیواسطے بناتا ہو۔ عمدہ پوشاک پہنتا اور نفیس غذا کھاتا ہو۔ ہر طرح چین سے زندگی بسر کرتا ہو جس آدمی کی عزت بڑی ہوتی ہو۔ دوسرے لوگ اسکی خدمت میں دست بستہ حاضر ہوتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو دوسرے انسانوں سے بہتر اور خوش نصیب سمجھتا ہو بعض انسان دنیاوی عزت اور دولت کے پیچھے اس قدر ہاتھ دھو کر پڑ جاتے ہیں کہ انکو سوائے اپنا مطلب حاصل کرنے کے اور کسیطرح سے چین نہیں آتا جب اسکو حاصل کر لیتے ہیں تو بس یہی سمجھتے ہیں کہ خدا کی خدائی انکو مل گئی اسیطرح اولاد کے ہونے پر بھی ہر ایک انسان کو بڑی خوشی حاصل ہوتی ہو یہہ تو ہمارے ملک کی عام مثال ہو کہ دنیا میں اولاد جیسا کوئی پھل میٹھا نہیں گویا دنیا کی سب خوشیوں اور آرام سے اولاد کے ہونیکی خوشی اعلی خیال کیجاتی ہو۔ جس گھر میں اولاد نہ ہو وہ دنیا میں بیفایدہ ہو۔ عمر درازی ہر ایک انسان دل سے چاہتا ہو۔ کوئی ایسا انسان نہیں جو اپنی خوشی سے مرنا چاہتا ہو۔ ہمارے ملک کا عام رواج ہو کہ اگر کوئی بزرگ چھوٹے کو اسیس دیتا ہو تو وہ یہی کہتا ہو کہ خدا تیری عمر دراز کرے۔ باقی رہی تندرستی اسکی بابت تو نہ صرف یہی کہنا کافی ہوتا ہو۔ کہ اس اعلی نعمت اور خوشی کے قایم رکھنے کیواسطے فیاض بادشاہوں یا خاص دولتمندوں نے شفاخانے کھول رکھے ہیں اور ہر ایک انسان فی زمانہ بہت چیزوں کے کھانے پینے سے اسکی خاطر پرہیز

کھتا ہی۔ کہ یہہ نعمت یا سونے کی چڑیا تھوڑی سی بد پرہیزی سے ہاتھ سے نہ اُڑ جاے۔ انگریزی کی ایک مثل کا ترجمہ یہہ ہی کہ تندرستی کے مقابلہ میں دنیا کی کل نعمتیں ہیچ و بیقدر ہیں۔ اگر کوئی دل کی اندرونی آنکھوں کے ساتھ غور سے دیکھے تو یہہ چیزیں یا خوشیاں درحقیقت کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ انمیں سے کوئی بھی دائمی نہیں۔ اگرچہ دنیاوی خیال سے یہہ خوشیاں خوشیاں تو ہیں۔ پر اگر ہم فرداً فرداً غور کریں تو جس انسان کو یہہ تمام خوشیاں بھی حاصل ہوں تو بھی اصل خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ مثلاً دولت سے اسقدر آرام حاصل نہیں پر اسکے ساتھ ہزار طرح کی فکر اور بے چینیاں ہیں۔ یعنی ممکن ہو تو اسکے طفیل یہہ خطاب یا وہ درجہ حاصل کرے۔ خواہ دنیا کی کل دولت موجود ہو تب بھی انسان خورسند نصیب نہیں ہو۔ فرض کرو دولت ہو اور لالچ بھی بہت نہیں۔ مگر اسکے ساتھ اولاد نہیں تو ہمیشہ رنج و غم ہو اسیطرح سے عزت کے تعلق کئی ایک بدعتیں ہیں۔ اگر اسکے ساتھ اولاد نہیں تو ہمیشہ رنج و غم ہو۔ اسیطرح سے عزت کے تعلق کئی ایک بدعتیں ہیں۔ اگر عزت کے حصول نے جو پر انسان اعلیٰ معراج پر پہنچ جاے اور اولاد نہ ہو تو اُسکے دل میں ہمیشہ رنج رہتا ہی۔ اگر اولاد ہو اور بدچلن ہو یا اولاد ہونے پر کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہو۔ تو وہ اولاد بھی وبال جان ہو جاتی ہی۔ اور اس سے کچھ خوشی نہیں ہوتی۔ عمر درازی کو ہر ایک انسان دل سے چاہتا ہی۔ اور مرنے سے ہمیشہ ڈرتا ہی۔ سب صاحبوں کو معلوم ہی کہ سو سالہ بزرگ کس وجہ کا خوش ہوتا ہی۔ لیکن عمر درازی بدبختی سے تبدیل ہو جاتی ہی ہزار طرح کی بیماریاں اس بیچارے کے گرد جمع ہو جاتی ہیں وہ اولاد جسکو اُسنے بڑی تکلیف اور جانفشانی سے پرورش کیا تھا اُسکی خدمت کرنا تو درکنار بیچارے کو نظر حقارت سے دیکھتی ہی۔ اگرچہ بعض لوگ اپنے بزرگوں کی بڑی خدمت کرتے ہیں پر عمر درازی کے لوازمہ یعنی کھانسی اور بلغم کو انکی خدمت کرنے سے کسی طرح سے دور نہیں کر سکتے۔ اب اگر کوئی کہے کہ بھائی بڑھاپے میں تو بہت تکالیف ہیں لیکن جوانی یا لڑکپن بڑے عمدہ وقت ہیں صاحب من ان وقتوں میں بھی کوئی خوشی نہیں ہو۔ انسان کسی حالت میں بھی چین یا خوشی حاصل نہیں کرتا۔ بچپن کی عمر گو دوسروں کو بھلی معلوم ہوتی ہو۔ کیونکہ بچہ کے دل کا حال کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اسکی بڑی بھاری علامت بار بار رونا ہی۔ کیا رونا کسی شخص کو بغیر تکلیف یا دکھ کے آسکتا ہی؟ اسکا جواب یہی ہوگا کہ بالکل نہیں بچے کا مزاج بڑا چنچل ہوتا ہی اور زبردستی تکلیف بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ بڑا ہوا ماں باپ کا خوف اُستاد کا ظلم و تشدد اگرچہ اُسکی بہتری کیواسطے ہوتا ہی پر اس بیچارے کے دل سے تو پوچھیں۔ جوانی کا وقت آیا ہر ایک قسم کی امنگیں کئی ایک باعث سے پوری نہ ہوئیں ہر طرح سے دل کو بیقراری لگی رہتی ہی ہر ایک شخص اس بات کو تسلیم کرلیتا ہی کہ دنیا میں کسیکی کل خواہشیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ پھر خیال معاش یا اور کسی قسم کے فکر اس کے دل کو آرام نہیں لینے دیتے۔ گویا زندگی کا کوئی حصہ بے نقص نہیں اب اگر دولتمند بھی ہو عزت بھی سب طرح کی نیک ہو اولاد بھی ہو اور فرض کیا کہ نیک چلن اولاد ہو تو بھی دل کو چین نہ آویگا۔ اب سوال یہہ ہی کہ انسان کی خوشی کو مکمل کرنے کیواسطے کس چیز کی اور ضرورت ہی؟ بھائیو میں آپکے جواب کا منتظر نہیں ہونگا کیونکہ اسکا جواب دینا میرے ہی ذمہ لگایا گیا ہی وہ صبر ہی۔ جو انسانی خوشی کو پورا کر سکتا ہی۔ اس درخت کا پھل گو کڑوا معلوم دیتا ہو لیکن اُسکا اثر میٹھا ہو جب انسان کے دل میں صبر ہوتا ہو تو استقلال پہلے ہی سے آحاضر ہوتا ہی۔ اگر آدمی کنگال ہو بے اولاد ہو۔ کوئی اُسکی عزت نہ کرتا ہو بیمار بھی ہو پر جب اسکے دل میں صبر ہو تو وہ تکلیف کے بغیر سب کچھ برداشت کریگا اسکے نتائج سب پر روشن ہیں اگر آدمی صبر سے خدا کی عبادت کرے اور اپنے اوپر تکالیف اُٹھاوے تو اُسکو بڑا درجہ نصیب ہوتا ہی۔ اگر وہ استقلال سے کوئی دُنیاوی کام شروع کرے تو ضرور اُسمیں کامیاب ہوگا۔ اہل انگلستان جب اس ملک میں آئے تو معمولی سوداگروں کی ایک جماعت تھی۔ اُنہوں نے صبر اور استقلال سے کام شروع کیا۔ بادشاہان مغلیہ کے ظلم اُٹھائے اگر وہ ان تکلیفوں سے ڈر جاتے اور اپنے ملک جہاں اُنکو ہر طرح کے آرام و آسایش مہیا تھے چلے جاتے و استقلال کو ہاتھ سے دیدیتے تو آج کے دن ملک کا بادشاہ کون ہوتا۔ اگر مسیح کی موت کے بعد اُسکے بارہ شاگرد تکالیف اور دکھ نہ اُٹھاتے اور ہزاروں طرح کے مختلف اُٹھا کر شہید نہ ہوتے تو آج اس ریڈنگ روم کا وجود صبر کا پھل ہی ہم اتنے دور دراز فاصلہ پر نہ دیکھتے۔ اور نہ اُٹھاتے۔ اب رہی یہہ بات کہ انسان کس طرح سے صابر ہو۔ میری مرضی تو ضرور یہہ ہو کہ اسپر کچھ بیان کروں لیکن مضمون نے اس قدر طوالت پکڑ لی ہی کہ اور بیان کرنا اپنے وقت سے زیادہ کا لینا ہی + (باقی پھر)

راقم۔ نارو والیہ

منقولات

کابل کے معزول امیر یعقوب خان

کابل کے معزول امیر یعقوب خان کی نسبت معلوم ہی کہ وہ گورنمنٹ عالیہ کے احکام سے بڑ بیٹھے ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچی ہی کہ قابل شنید ہی۔ ایک اخبار کا نامہ نگار کوہ منصوری سے جہاں معزول امیر صاحب بود و باش رکھتے ہیں لکھتا ہی کہ امیر یعقوب خان کو دس برس ہوے کہ گورنمنٹ نے تخت کابل سے معزول کرکے کوہ منصوری میں رکھا ہی ابتدا میں گورنمنٹ ہند نے امیر معزول کے ساتھ یہہ قرار رکھا تھا کہ اُنکے خورد و نوش کے مصارف معرفت برٹش

کے ادا کئے جاتے تھے۔ چونکہ امیر معزول کے ہمراہ بہت سے سردار اور ملازم قوم افاغنہ تھے اور قریب بیس ہزار روپیہ ماہوار کے صرف ہوتے تھے اور اخراجات میں بدعنوانی بھی ہوتی تھی۔ اس لئے تھوڑے عرصہ سے برٹش ایجنٹ اور امیر معزول میں کسی قدر شکر رنجی واقع ہوئی۔ لہٰذا ان امورات سے گورنمنٹ ہند نے وہ انتظام موقوف کر کے مبلغ ۵ ہزار روپیہ ماہوار امیر صاحب کے مقرر فرمائے۔ اور ایک کوٹھی بہ تیاری مبلغ ۵۰ ہزار روپیہ بواسطے سکونت موسم گرما کے کوہ منصوری پر خرید کر دی اور پانچ زنجیر فیل واسطے شکار کے مقرر فرمائے تاکہ امیر صاحب کی طبیعت رنجیدہ نہ ہو۔ ہرچند کہ امیر صاحب کا خرچ کثیر تھا لیکن امیر صاحب نے اپنی فیاض گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کر کے بخوشی مبلغ ۵ ہزار روپیہ قبول فرمایا۔ عرصہ ایک سال کا ہوا کہ سردار موسیٰ خان ولیعہد کابل سے تشریف لائے اور اُنکے ہمراہ بھی بہت سے سردار اور ملازم افاغنہ آئے ہماری گورنمنٹ نے براہ فیاضی و قدردانی ولیعہد صاحب کے بھی مبلغ سولہ سو روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر فرمائی۔ عرصہ ۵ ماہ کا ہوا۔ کہ ولیعہد صاحب نے اپنے ایک ملازم جنرل اکرم خان کو کسی قصور پر موقوف کر دیا اور جو کہ مبلغ دو سو روپیہ تنخواہ جنرل موصوف کو ملتی تھی بند کر دی۔ جنرل اکرم خان موصوف نے کرنیل لا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے ذریعہ گورنمنٹ میں اطلاع دی۔ گورنمنٹ دوراندیش نے براہ انصاف صاحب ایجنٹ کے پاس حکم بھیجا کہ مبلغ دو سو روپیہ ماہوار ولیعہد کی تنخواہ سے کاٹ کر جنرل اکرم خان کو دیا جائے۔ جسوقت یہہ حکم صاحب ایجنٹ نے امیر یعقوب خان اور ولیعہد کو سُنایا امیر کو اور ولیعہد کو سخت رنج ہوا اور دونوں نے اسی وقت اپنے ملازموں اور نوکروں اور سرداروں کو یک قلم موقوف کر دیا اور یہہ کہا کہ گورنمنٹ نے مجھکو اور میرے ملازم کو ایک پلہ میں تولا۔ اور ہماری عزت کا کچھ خیال نہ کیا۔ اب تاوقتیکہ گورنمنٹ ہمارا پورا پورا انصاف نہ کریگی ہم تنخواہ نہیں لینگے اور دونوں نے تنخواہ واپس کر دی اور گورنمنٹ کے انصاف پر اپنی آنکھیں لگا دی ہیں دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ اور یہہ بھی مشہور ہوا کہ امیر صاحب کہتے ہیں کہ جبتک میرا پورا پورا انصاف نہ ہوگا گورنمنٹ کا حبہ نہ لونگا۔ اور جبتک مجھسے ہو سکیگا اپنے عیال کی پرورش کرونگا۔ ورنہ فاقہ کشی کر کے مر جاؤنگا۔ اگر یہہ بیان صحیح ہو تو ہمکو اُمید ہے کہ گورنمنٹ بہت جلد اس طرف توجہ فرماویگی اور پورا انصاف ہوگا۔ اور جو ملازمین امیر نے موقوف کر دئے ہیں وہ بازاروں میں حیران و پریشان پھرتے ہیں۔ عام

شہر لکھنؤ میں ایک ہسپتال عورتوں اور بچوں کے لئے تعمیر ہو رہا ہے سر آکلنڈ کالون صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر نے ۳۱ ماہ جنوری کو بنیادی پتھر رکھا۔ اس ہسپتال کی منتظمہ مس ہیڈ صاحبہ لیڈی ڈاکٹر ہیں جو عرصہ تین سال سے اس شہر میں معالجہ کر رہی ہیں اس ہسپتال کی عمارت بڑی اور عمدہ ہوگی اور شہر کے متصل ایسے مقام پر بنیگی جہاں کہ لوگوں کو آمد و رفت میں بڑی آسانی ہوگی بنیادی پتھر کے نصب کرنے کے وقت بہت سی میم صاحبان اور حکام اور رؤسائے شہر جلسہ میں رونق افروز تھے۔ مسٹر رکٹ نے جناب لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں ایک درس پڑھا۔ اور جناب لفٹنٹ گورنر نے بھی بہت عمدہ تقریر کی جسمیں کہ حضور ممدوح نے لیڈی ڈاکٹر کے کام کی بڑی تعریف کی اور فرمایا کہ میں اس نئے ہسپتال کی تعمیر سے نہایت خوش ہوں اور چاہتا ہوں کہ ہندوستان کی عورات کو معالجہ میں ہر قسم کا فائدہ حاصل ہو بعد ازاں ایک مختصر عبادت سرکاری پادری صاحب نے بعبارت ذیل میں پڑھکر کی۔

اور یسوع اُن سب شہروں اور بستیوں میں جا کے اُنکے عبادتخانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگوں کی ہر ایک بیماری اور دُکھ درد دور کرتا تھا اور جب اُسنے جماعتوں کو دیکھا اُسکو انپر رحم آیا کیونکہ وے اُن بھیڑوں کے مانند جنکا چرواہا نہ ہو عاجز اور پریشان تھیں تب اُسنے اپنے شاگردوں سے کہا کہ پکے کھیت تو بہت ہیں پر مزدور تھوڑے۔ اسلئے تم کھیت کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنے کھیت کاٹنے کے لئے مزدوروں کو بھیج دیوے۔

پادری صاحب نے کہا جبکہ خداوند ہی گھر نہ بناوے تو اُسکی محنت جو اُسکی بنا کرتے ہیں بیفایدہ ہے۔ لوگوں نے جواب دیا اگر خداوند ہی شہر کا نگہبان نہ ہو تو پاسبان کی بیداری عبث ہے پادری صاحب نے کہا آسمان کا خدا وہی ہمکو کامیاب کریگا۔ لوگوں نے جواب دیا سو ہم اُسکے بندے اُسکی تعمیر کرینگے پادری صاحب نے کہا اے خداوند جیسی تیری رحمت ہم پر ہووے۔ لوگوں نے جواب دیا۔ جیسے ہم نے تجھ پر توکل کیا پھر جلسہ برخاست ہوا۔

رفیق نسوان

انتخاب اخبارات

سررشتہ تعلیم ہند کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ سالگذشتہ میں ۳۶ لاکھ ۶۰ ہزار ۳ سو ۹۰ طالبعلم کل مدرسوں میں درج رجسٹر تھے انمیں سے ۲ لاکھ ۹۴ ہزار ۴ سو ۷۴ لڑکیاں تعلیم پاتی تھیں کل مدرسوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ ۴ ہزار ۷ سو ۱۰ تھی۔ انمیں سے ۵ ہزار ۹ سو ۷۲ مدرسے لڑکیوں کے تھے کُل طلبا میں ۲۴ لاکھ ۰۵ ہزار ۴ سو ۸۴ طالب علم ہندو تھے اور ۸ لاکھ ۴۵ ہزار ۴ سو ۹۸ مسلمان تھے۔ اور باقی دیگر مذہب کے طالب علم تھے۔ سال مذکورہ میں سررشتہ تعلیم ہند پر کل ۲ کروڑ ۶۷ لاکھ ۵۰ ہزار ۶ سو ۷۹ روپیہ صرف ہوا طالبعلموں کی فیسوں سے ۱۸ لاکھ ۳۴ ہزار ۸ سو روپیہ وصول ہوا۔ عام

بڑے تعجب اور افسوس کی بات معلوم ہوئی ہے کہ ادھر تو ریاست بھوپال میں ایک شش سالہ لڑکے کی تقریب

بسم اللہ پر نہایت گرماگرمی وکشادہ دلی کے ساتھ جشن شاہانہ کی تیاریاں دھوم دھام سے ہو رہی ہیں اور اُدھر اخبار اسٹیرن ہرلڈ ریاست مذکورہ کے تاریک اسراروں اور موجودہ طرز حکومت پر چھہ نمبر علی التواتر بڑی شد و مد کے ساتھ لکھ چکا ہو اور ابھی آیندہ لکھنے کا وعدہ کرتا ہو۔ بقول کسی کہ وہ تو جس آزادی اور کھلی دلیری سے وہ ریاست بھوپال کے حالات کو پبلک اور گورنمنٹ کے روبرو پیش کر رہا ہو اس سے پڑھنے والا عش عش کر اٹھتا ہو۔ زیادہ خوبی یہہ ہو کہ ایک مقتدر دیسی ریاست کے امور سلطنت میں کیسے کیسے اشخاص کا گذر ہو۔ اسمیں منشی امتیاز علی موجودہ وزیر کی کارروائیوں کا خوب خاکہ کھینچا گیا ہو جنکو جشن بسم اللہ میں منشر (یعنی چاند دینے والا وزیر) کے لقب سے خطاب کیا گیا ہو۔ کارروائیوں کو پڑھکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ مگر نہایت حیرت کی بات ہو کہ ابتک طرف ثانی سے ایک حرف بھی ڈیفنس میں پیش نہیں کیا گیا۔ اسٹیرن ہرلڈ اپنے ناظرین کو صاف یقین دلاتا ہو کہ اسکی تحریر میں شمہ بھر بھی مبالغہ نہیں ہو۔ نہایت راست راست لکھا گیا ہو۔ اور وہ کہتا ہو کہ اگر کمیشن تحقیقات مقرر ہوئی اور اُسنے جیسا کہ چاہئے کارروائی کی تو یہہ عقدے ابھی فوراً حل ہو جائینگے۔ وہ ریاست بھوپال کی موجودہ حالت کو صوبہ اودھ کی طوائف الملوکی اور ابتری کارو بار سلطنت کے زمانہ سے تشبیہ دیکر لکھتا ہو کہ واجد علیشاہ کے پاس علی نقی وزیر تھے تو اب ریاست بھوپال کی گود میں علی نقی کے ہموطن امتیاز علی موجود ہیں۔ آخر میں لکھا ہو کہ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس بدقسمت ریاست کی کبتک ایسی حالت چلی جائیگی +

کانپور گزٹ بحوالہ اخبار آزاد لکھتا ہو کہ خزانہ حیدرآباد دکن کی حالت بہت ہی خراب بیان کی گئی ہو۔ وہ وہاں کے وزیر کی سخت شکایت کرتا ہو کہ وہ لوگ خزانہ کو نہیں سنبھالتے۔ وہ کہتا ہو کہ اس سال بھی بجٹ میں آمدنی سے خرچ زائد ہو اور ریاست کو پچیس لاکھ روپیہ قرضہ لینے کی ضرورت ہو۔ اس امر پر سرکار کی توجہ ہونی چاہئے +

حال کا ذکر ہو کہ کاسل واقع فرانس میں شام کے وقت ایک جنٹلمین اپنی بیوی کے ساتھ ایک پارٹی سے گھر کو جا رہا تھا اور چونکہ یہہ خیال کیا گیا تھا کہ مبادا بھیڑیے راستہ میں حملہ کریں اس لئے اُسنے ایک بندوق اور ایک لالٹین لے لی۔ اُنکے دو بھتیجوں نے اُنہیں اپنے گھر آتے دیکھا اور اس ارادہ سے کہ چچا اور چچی کو ڈرائینگے ہم خوش ہونگے یہہ دونوں جوان جھاڑیوں میں چھپ گئے اور بھیڑیوں کیطرح بھونکنے لگے یہہ دیکھ کر اُنکی چچی بہت گھبرا گئی۔ اور چچا نے فوراً لالٹین زمین پر رکھکر اُن جھاڑیوں کیطرف جدھر سے آواز آئی تھی بندوق داغدی۔ پھر اُسنے یہہ درد انگیز آواز سُنی "ای چچا تو نے مجھے مار ڈالا"۔ ایک لڑکے کے جسم میں سے گولی نکلی۔ لڑکا فوراً مکان پر پہنچایا گیا۔ مگر تھوڑی دیر میں مر گیا۔ ہنسی کا نتیجہ اکثر اچھا نہیں نکلتا +

سُنا جاتا ہو کہ گورنمنٹ ہندوستانی تار خبروں کا محصول سال آیندہ سے کم کردینے والی ہو اور اس سکیم پر غور ہو رہا ہو۔ آٹھہ لفظوں کے ڈیفرڈ آرڈینری اور ارجنٹ تاروں کا محصول بتدریج چار آنہ آٹھہ آنہ اور ایک روپیہ لیا جائیگا۔ اگر ایسا ہو تو بہت بہتر ہو محکمہ تار برقی کو زیادہ رونق اور آمدنی ہوگی۔ کوہ نور کی رائے ہو کہ اخبارات کے لئے بھی موجودہ رعایت سے زیادہ رعایت ہونی چاہئے تاکہ یہہ بیچارے اگر رویٹر کی ولایتی ایجنسی سے فایدہ اُٹھانے کے ناقابل ہیں تو اپنے ہندوستان کی تو ضروری خبروں سے فی الفور فایدہ اُٹھا سکیں +

گذشتہ گنگا اشنان کے میلہ کے موقع پر بنگال میں لوگ بڑی کثرت سے جمع ہوئے۔ اس موقع پر نصف درجن سے زیادہ عورتوں کے چلتے ٹرینوں میں بچے پیدا ہوئے اور سو جوان عورتیں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گئیں اور بڑی مصیبت اور پریشانی میں مبتلا ہوئیں۔ قیصر الاخبار بحوالہ سیول لکھتا ہو کہ اس موقع پر سٹیشن ماسٹروں اور ٹکٹ بابوؤں نے فی آدمی ایک سے چار چار آنہ تک رشوت لی جب مسافروں کو سوار ہونے دیا۔ یہہ ایسی شرمناک کارروائی ہو کہ ریلوے کے اعلیٰ افسروں کو اسپر متوجہ ہونا نہایت ضرور ہو +

ادھو رچند رکورا پرچو بیا گھاٹا کا باشندہ ہو یہہ جرم عاید ہوا کہ اُسنے اپنی دس سال کی بیوی کو لوہے سے داغا۔ یہہ مقدمہ ۲ فروری کو مجسٹریٹ سیالدہ کے اجلاس میں پیش ہوا تھا۔ عذر میں بیان ہوا کہ یہہ تیل جوش کر رہی تھی اتفاقیہ وہ تیل اسکے جسم پر اوچھٹ کر گرگیا۔ مگر مجسٹریٹ نے مجرم کو یکسال قید سخت کی سزا دی اور تنبیہ کیا کہ اگر پھر ایسا جرم سرزد ہوا تو اس سے زیادہ سخت سزا دیجائیگی +

دہلی کی خبر ہو کہ منا میاں ساکن موضع رشل ضلع فرخ نگر کا دہلی سے چھہ روپیہ کا روغن زرد فروخت کرکے بسواری ریل اپنے گھر کو جاتا تھا جب شاہدرہ سے اُترا تو دو تین آدمی جو دہلی سے اُسکے ہمراہ لگ گئے تھے ساتھہ ہوئے۔ انہوں نے تھوڑی دور کے فاصلہ پر جاکر اُسکو سخت زخمی کیا اور روپیہ اس سے چھین لے گئے۔ اب اُن بدمعاشوں کی تلاش ہو رہی ہو +

قیصر الاخبار کرنال بصیغہ لوکل لکھتا ہو کہ ایک عورت کے بدن میں درد تھا۔ مٹی کے تیل کی اُسنے اپنے بدن پر مالش کی اور آگ سے سینکنے کے لئے انگیٹھی میں مٹی کے تیل ہی سے آگ روشن کی اور متواتر تیل ڈالتی رہی۔ اتفاقاً آگ بھڑک اٹھی اور بدن میں لگ گئی شعلے بھڑکنے لگے دوڑ کر بجھانا چاہا اُسکے بھی دونوں ہاتھہ جھلس گئے۔ عورت دو تین روز بعد مرگئی +

دہلی کی خبر ہو کہ مسٹر جیمس سکنر صاحب گاڑی پر سوار فتحپوری بازار سے گذر رہے تھے کہ ایک مسلمان جلال الدین نامی نے ایک بڑا پتھر اُن کی طرف مارا۔ یہہ پتھر اُنکے پہلو میں لگا جس سے سکنر صاحب بیہوش گاڑی میں پڑ گئے۔ پولیسمین جو حاضر تھا وہ اس غازی کو پکڑنے لگا لیکن وہ ضرب کی چوٹ کھا کر وہیں رہ گیا۔ مسٹر سکنر صاحب کا سائیس پولیسمین کی مدد کو دوڑا۔ اسکو بھی لوٹ پوٹ کردیا۔ تب تو بازار کے لوگوں

نے مل کر جلال الدین کو گرفتار کیا ہے اور اب مقدمہ قائم ہے ✦

ناہن کا اخبار لکھتا ہے کہ چھاؤنی شمشیر پور میں سرمور رجمنٹ کے سفرمینا کے سپاہی جنگل میں شکار کھیلنے گئے ہوئے تھے۔ ایک سپاہی نے سور کے دھوکے میں دوسرے سپاہی پر فیر کر دیا جو گولی کھاتے ہی تڑپ کر مر گیا۔ مقتول ایک ہونہار سپاہی گورکھا نوجوان و خوبصورت تھا۔ قاتل کو اسکے ساتھ بڑی محبت تھی وہ اپنی اس نادانستہ حرکت پر نہایت پریشان ہے۔ اور مقتول کے باپ کو جو اسوقت شکار میں موجود تھا کہا کہ جو ہوا سو ہوا لیکن اگر آپ بدلا لینا چاہیں تو میں کھڑا ہوں مجھکو گولی مار کر مار ڈالیں۔ قاتل اور مقتول میں ۴۰ گز کا فاصلہ تھا مقتول پتوں کی آڑ میں تھا۔ دو دانہ گراب کے اسکے کاری لگے ہیں ✦

عام

جالندھر کی خبر ہے کہ میاں لبّا سرکاری مستری کی لڑکی جسکی عمر کوئی چھ سات برس کی بتائی جاتی ہے زیور پہنے ہوئے اپنے گھر سے نکلی پھر نہیں معلوم کیا ہوئی۔ ہر چند تلاش کی گئی مگر کچھ پتہ نہ لگا۔ آخر کار اب ایک کنوئیں سے اسکی لاش برآمد ہوئی ہے ڈاکٹری ملاحظے سے معلوم ہوا کہ گلا گھونٹ کر ماری گئی ہے پولیس مصروف تحقیقات ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی پتہ قاتل کا نہیں ملا ہے ✦

میرٹھ میں نرخ غلہ دن بدن کم ہوتا جاتا ہے۔ غریب غربا حیران و پریشان ہیں۔ وہاں کا اخبار لکھتا ہے کہ اس گرانی کے وقت میں دوسری بڑی مصیبت کم وزنی کی ہے۔ غلہ فروش نرخ گراں کے علاوہ تول میں پورا ہرگز نہیں تولتے۔ اور باٹوں کی حالت بھی قابل اطمینان بیان نہیں کی جاتی ہے میونسپلٹی کو توجہ کرنی ضرور ہے ✦

مخبر صادق لکھتا ہے کہ ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ فیروزپور میں چند عیاروں نے عام لوگوں کو لوٹنے کا یہہ عجیب ڈھنگ نکالا ہے کہ چھاؤنی کے شارع عام میں کسی قسم کا جھوٹا زیور پیتل کا بنا ہوا ملمع کیا ہوا پھینک دیتے ہیں۔ رہگذر آدمی بوجہ طمع اسکو سچا سمجھ کر اٹھا لیتا ہے۔ یہہ دیکھکر فوراً ان عیاروں میں سے ایک جو تاک میں لگا رہتا ہے وہاں آپہنچتا ہے اور چپکے سے پوچھتا ہے کہ تو نے کیا اٹھایا ہے۔ ابھی ایک آدمی یہاں کچھ تلاش کرتا پھرتا تھا۔ رہگذر کہہ دیتا ہے کہ فلاں چیز مجھکو پائی ہے۔ عیار اسکو کہتا ہے کہ اسمیں میرا بھی حصہ کر لو ورنہ میں ابھی سپاہیوں کو بلاتا ہوں۔ بیچارہ سادہ لوح پائی ہوئی چیز کو بیش قیمت سمجھ کر پانچ سات روپیہ اسکو دیکر اپنا پیچھا چھوڑاتا ہے جب گھر پہنچکر اس زیور کو بیچنا چاہتا تو ایک پیسہ بھی قیمت نہیں ملتی روتا پچھتاتا رہ جاتا ہے۔ پولیس کو چاہئے کہ ان عیاروں کو جلد گرفتار کرکے پبلک کو انکے فریب سے بچاوے ✦

سنگھ سبھا ۔ امرتسر بصیغہ لوکل ناقل ہے۔ کہ ۱۶ فروری کو ایک مسافر ریل بوقت گیارہ بجے رات کے آیا۔ اور شہر میں اپنے گھر کو آتا تھا۔ راستہ میں جب لالہ سوبھا رام کی کوٹھی کے قریب پہنچا پانچ آدمی لاٹھی اور سوٹے لیکر مسافر مذکور پر آپڑے اور تمام نقدی و پارچات اسکا لیکر چمپت ہوئے ✦

اخبار عام ناقل ہے کہ حال میں امریکہ میں اندھوں کی نمائش ہوئی جسمیں تین یا چار ہزار اندھے جمع تھے۔ انہیں سے کمیوں نے نہایت عجیب و غریب طاقتیں ظاہر کیں۔ ایک اندھا کپڑے کو ہاتھ سے چھو کر اسکے رنگ کو بتا سکتا تھا۔ دوسرا بادلوں کا ہونا نہ ہونا بتا دیتا۔ تیسرا رات میں یہہ کہہ سکتا کہ چاندنی ہے یا نہیں چوتھا اونچی نیچی زمین پر بلا سہارے چل پھر سکتا۔ پانچواں راج مستری کا کام کر سکتا تھا۔ اسنے اپنے اندھے پن ہی میں کتنے ہی مکانوں کے بنانے کا ٹھیکہ لیکر انکو عمدگی سے تعمیر کر دیا تھا۔ چھٹا سلائی کر سکتا اور سوئی کے ناکے میں تاگا پرو سکتا۔ ساتواں تانت بنتا تھا۔ غرضکہ امریکہ میں اندھے کئی قسم کے کاموں میں ماہر پائے گئے ✦

کلکتہ میں چینیوں کا مقدمہ سفر ولایت ۶۰ پیشیوں کے بعد ختم ہوا۔ جن لوگوں پر خارج کرنیکا الزام تھا جیوری نے ان سب کو بری کر دیا۔ اس مقدمہ پر طرفین کا چار لاکھ سے زیادہ روپیہ پھنک گیا ہے۔ عدالت نے سخت افسوس کیا کہ ایسے مقدمات عدالت میں لائے جاتے ہیں عبث بیجا ✦

دہلی میں صدر کے پاس واقع جے سنگھ پورہ کی ایک سخت بیرحمی کی خبر آئی ہے کہ چار آدمی بوجہ سردی کے پاڑ کا دروازہ بند کرکے سوئے ہوئے تھے کہ کسی سفاک نے اوپر سے کنڈی لگا کر قفل جڑ دیا اور پاڑ کی اوپر جو چھپر تھا اسمیں آگ لگا دی جس سے چاروں آدمی جل کر مر گئے۔ غالباً یہہ کام کسی نے دشمنی کے مارے کیا ہوگا ✦

رنگون ۔ ۱۰ فروری ریل کا واقعہ جو ہوا ہے جسمیں چار آدمیوں کا ریل کے نیچے کٹ جانا لکھا گیا۔ اسکا ہنوز باعث معلوم نہیں ہوا۔ لیکن عموماً یہہ گمان کیا جاتا ہے کہ یہ آدمی رنگون سے مقام تھمین کو واپس آرہے تھے جبکہ ٹرین اُنپر آگئی۔ اگرچہ برخلاف اسکے کہا جاتا ہے کہ چوروں نے ان چار آدمیوں کو مار ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینکدیا تھا ✦

اخبار رہنمائے دست لکھتا ہے کہ الہ آباد میں جتنے سانڈ سڑکوں پر ادھر اودھر پھرا کرتے تھے ان سب کو پولیس نے پکڑ کر ایک جگہہ روک رکھا ہے اور یہہ سمجھا گیا ہے کہ ان سانڈوں سے کسطرح کی خدمت لیجائیگی مثلاً میونسپلٹی کے سپرد کئے جاکر انسے سڑکوں وغیرہ پر پانی چھڑکایا جاوے۔ یا الہ آباد کے گراس فارم میں انسے کھیتی جتوائی جائے یہہ سانڈ سڑکوں پر ایک خوف کا باعث تھے اور انہوں نے ایک ملٹری گاڑی بھی الٹ دی تھی جسمیں فوج کا کچھ سامان لدا ہوا جا رہا تھا۔ کاش کہ ایسا انتظام برٹش انڈیا کے ہر ایک شہر میں کیا جائے۔ کیونکہ خلقت ان مہیب سانڈوں کے بازاروں میں کھلے پھرنے سے بڑے خوف وخطر میں رہتی ہے ✦

کین صاحب مدراس سے پامل گزٹ کو لکھتے ہیں کہ ابھی اور مدراس میں برہمنوں کی بہت زیادتی ہے۔ انہیں تعلیم یافتہ لوگوں کی کثرت ہوتی جاتی ہے۔ اور عنقریب کوئی موقع ہونے والا ہے کہ جب یہہ غیر تعلیم یافتہ برہمنوں کے خلاف بغاوت کر دینگے کہ جو غیر مناسب قیود انکے ولایت جانیکے خلاف پیدا کرتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ تعلیم یافتہ برہمن بھی مصیبت اور سختیاں برداشت کر رہے ہیں اس لئے کہ انکو اپنے والدین کا خیال ہے۔ مگر موجودہ تعلیم یافتوں کی اولاد ضرور بغاوت اختیار کریگی +

مقدمہ خون (مسماۃ وزیرن بیگم) حیدرآباد۔ جریدہ روزگار مطبوعہ ۱۲ فروری لکھتا ہے کہ اس مشہور مقدمہ خون کا فیصلہ تصحیح کے لئے اجلاس کامل کے کورٹ میں تین روز تک برابر پیش رہا اور پنجشنبہ کو اجلاس کامل نے بعد تحقیقات مزید ابوالحسن کو ہی قاتل قرار دیا۔ اور بجائے سات سال کے حبس دوام کی سزا کا حکم دیا۔ دوسرے ملزم عبدالواحد عبدالرحمن اور بوڑھیا کو بالکل رہائی دی گئی۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ اس کارروائی سے غالباً اب کوئی عذر باقی نہ رہا کہ قاتل کا پتہ نہ لگا۔ مگر عدالت ابتدائی اور اجلاس کامل کی تحقیقات میں جو اختلاف واقع ہوا اور اجلاس کامل نے خود ابوالحسن کو اصل قاتل جو قرار دیا اور بجائے قصاص کے حبس دوام کی سزا دی انکے اسباب بعد دریافت فیصلہ درج کئے جائینگے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

انگلستان کہتا ہے کہ یورپ میں اسکا صرف ایک ہی دشمن ہے یعنی فرانس۔ اگر فرانس اپنی فوج گھٹا دے تو پھر انگلستان کو یورپ میں کسی سے اندیشہ نہیں +

آسٹریا بھی اپنی فوج کے گھٹانے پر آمادہ ہے بشرطیکہ روس اپنی فوج گھٹا دے۔ اور جرمنی اپنی فوج گھٹانے پر آمادہ ہے بشرطیکہ فرانس بھی گھٹا دے +

گورنمنٹ روس وسط ایشیا کی ماتحت سلطنتوں کی فوجوں کو جنگی تعلیم دینا چاہتی ہے۔ اس سے یہ غرض ہے کہ یہ فوجیں ضرورت کے وقت شہنشاہی اعانت کریں +

شہنشاہ جرمنی اور پرنس بسمارک میں باہمی رنجش روز افزوں ترقی پر ہے۔ پرنس بسمارک راز شاہی مشتہر کرینگے۔ اور شہنشاہ جرمن انکی تردید کرینگے +

انگلنڈ اور فرانس کے درمیان جو سمندر ہے اسپر پل باندھنے کی تجویز پختہ ہو گئی ہے۔ اس پل عظیم پر زر کثیر صرف ہوگا تخمینہ ۳½ کروڑ کیا گیا ہے +

ولیعہد زار روس سیر امریکہ کی بھی خواہش رکھتے ہیں انکے استقبال کے لئے امریکہ میں بڑی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ولیعہد کی خواہش ضلاع متحدہ کے جمہوری طریق حکومت کی کارروائی دیکھنے کی ہے +

گورنمنٹ روس خفیہ طور سے بیشمار سامان جنگ سرویہ میں بھیج رہی ہے۔ حال ہی میں اسّی ہزار بندوقیں بھیجی تھیں۔ اس سے خوف سازش چھا رہا ہے +

جنرل بوتھ کے مطلوبہ چندہ ملکتی فوج کے لئے بارہ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے جنرل بوتھ اٹھائیس لاکھ روپیہ چاہتے ہیں اسکے لئے کوشش جاری ہے +

ایک امریکن لیڈی تیار ہوئی ہے کہ افریقہ کے نامعلوم علاقوں کا دورہ کرے۔ وہ تنہا زنجبار کو جاویگی وہانسے ترمیق ہوکر وسط افریقہ میں داخل ہوگی +

امریکہ میں ایک گائے ہے جو سیاہ رنگ کا دودھ دیتی ہے۔ اس دودھ کا ذائقہ لذیذ ہے بالائی کسیقدر سیاہ لیکن اسکا مکھن سیاہ گندہ بدبودار ہے +

رنگون ۱۷ فروری۔ کل وحشی لوگوں نے موضع کالن پر حملہ کیا۔ حملہ آوروں کو پسپا کرتے ہوئے آٹھ دشمن ہلاک اور کئی مجروح ہوئے۔ ہماری طرف سے چار آدمی ہلاک ہوئے +

سواکیم میں مصری فوج نے پچاس درویشوں کو قتل کرکے ہندوب پر قبضہ کر لیا ہے۔ فوج مذکور ٹوکار پر بھی قبضہ کریگی درویشوں کی پوری سرکوبی کی جائیگی +

واچمین لکھتا ہے کہ ایک سنتالی پنڈت بشاہرہ چھ روپیہ ماہواری انجیلی بشیر کا کام کرتا ہے جو پہلے غربت پرست تھا۔ اور دوسرے پنڈت دس روپیہ ماہواری کے کام کرنیسے انکار کرتا ہے +

گورنمنٹ ہند نے منظور کیا ہے کہ والنٹیر فوج کی تعداد بڑھائی جائے۔ اسمیں تمام یورپین اور یوریشین لوگوں کو بھرتی ہونے کی تحریک کرنیکا حکم ہوا ہے +

بقول اخبار پایونیر ۱۸۵۶ء سے ۱۸۲۹ء تک ہندوستان میں ستر ہزار عورتیں ستی ہوئی تھیں۔ اگر گورنمنٹ انگلشیہ اس مذہبی رسم خودکشی کو قانوناً بند نہ کرتی تو ابتک لاکھوں پر نوبت پہنچتی +

بمبئی میں اصرار کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ سود کی ایک حد مقرر کردے۔ لوگ ناجایز و گراں سود کے باعث تباہ ہوتے ہیں۔ سودخور قرضخواہان مجبوروں کی ضرورتوں کا اندازہ کرکے حسب دلخواہ سود ٹھہرا لیتے ہیں +

اسسال مدراس یونیورسٹی کے امتحان ایف اے میں ۷۵۴ امیدوار کامیاب ہوئے۔ ہیپی اخبار لکھتا ہے کہ اہل اسلام کے لئے شرم کا مقام ہے کہ ان ۷۵۴ میں صرف چار مسلمان تھے +

اخبار عام مظہر ہے کہ حیدرآباد کے انجنیر آفس سے نو ہزار کی چوری ہو گئی۔ تعجب کی بات ہے کہ چور سرکاری محکموں میں چوری کرنیسے نہیں چوکتے پھر غربا کے گھروں کا کیا ٹھکانہ ہے +

بمبئی میں ایک پارسی ٹھیکہ دار نے زیادہ مقروض ہونے کے باعث ریل کے نیچے دب کر خودکشی کرلی۔ اور اپنی جان عزیز کو یوں ضایع کیا۔ قرضداری واقعی بری بلا ہے +

دہلی مندر سراوگیان واقع مالیواڑہ سے تقریباً چھ سو روپیہ کا مال جسمیں مہابیر شاہی صاحب کا چتر اور پوجا کے برتن وغیرہ تھے چوروں نے اوڑا لئے۔ تحقیقات در پیش ہے +

میرٹھ کے اخبار طوطی ہند کے اڈیٹر سجاد حسین کا اپیل سنا ہو کہ ہائیکورٹ سے خارج ہوا اور اڈیٹر موصوف چھ مہینے کے لئے جیلخانہ بھیجے گئے - نہایت افسوس کا مقام ہو +

گوالیار مہاراجہ انجہانی کے وقت میں کچھ دنوں مرہٹوں کا زور تھا - اب وہاں کا لیستھ صاحبان کا ستارہ چمکا ہوا ہو اور وہ خوب زوروں پر ہیں +

مخبر صادق لکھتا ہو کہ آگرہ کے باشندوں میں مذہبی فساد ترقی پر تھا - رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہنچی کہ حکام کی طرف سے ایک ہزار روپیہ جرمانہ کے مستوجب ٹھہرے +

کانپور اجنیر لائن پر جو سواری گاڑی مال گاڑی سے لڑگئی تھی - کانپور گزٹ لکھتا ہو کہ تین گاڑیوں اور انجن کو ضرب آئی - لیکن مسافر سلامت ہے - اسکا قصور ڈرایور پر ثابت ہوا +

آگرہ میں پچھلے ہفتہ میں دو روز تک نلوں میں پانی نہیں آیا - بعض مقام پر پھٹ گئے تھے اُنکی مرمت کی گئی ہو - ابھی تک کل شہر کو پانی نہیں پہنچایا گیا +

دہلی میں ۷ فروری کو لالہ سوداگر مل ساہوکار کے مکان سے ۱۲ ہزار روپیہ کا نقد و زیور چوری گیا چوروں نے پہلے تو عورت کا زیور اتارا پھر اُسکے سرہانے سے کنجی لیکر سب نقد و زیور چراغ جلا کر لوٹ لیا - مجرموں کا ابتک سراغ نہیں لگا +

دہلی میں ایک فقیر تی نوادر حویلی حیدر قلی خان میں آسن جمائے بھبوت رمائے لنگوٹ لگائے برہنہ تن چند روز سے بیٹھی ہو اور خوب پُج رہی ہو +

تاملیل (بنگالہ) میں جیون کمہار کی عورت نے ۱۲۸ برس کی عمر میں قضا کی - اُسکا بڑا بیٹا گوپرشاد اسوقت اسی برس کا ہو +

کلکتہ کے اخباروں میں یہہ افواہ ہو کہ دہلی کالکا ریلوے جو یکم مارچ سے کھلے گی پندرہ روز تک بغیر کرایہ مسافروں کی آمد و رفت کے لئے جاری رہیگی - قیصر الاخبار لکھتا ہو کہ یہہ غلط ہو صرف دو تین روز تک ایسا رہیگا +

بنارس میں ایک پانچ سالہ بچہ ۲۲ روپیہ کے زیور کے واسطے ہلاک ہوا - کسی بدمعاش نے سب زیور و تار بجز ہاتھ پاؤں کا کڑا نہ اُتر سکا - لڑکے کو جان سے مار کر کنوئیں میں پھینک دیا جسکی لاش برآمد ہوئی +

علیگڈھ میں ہندو مسلمانوں کے باہمی نزاع کے بڑھنے کا نتیجہ یہہ ہوا کہ سرکار نے حکم دیا ہو کہ وہاں امن قایم رکھنے کے لئے زاید پولیس مقرر کیجائے جسکی تنخواہ گیارہ ہزار روپیہ مد بعلیک خاص ٹیکس کے رعایا سے وصول کیجائے +

کلکتہ میں ہیضہ پھوٹنے سے قریب پانسو آدمی مرچکے ہیں - وبائے ہیضہ اکثر موسم گرما اور برسات میں نمودار ہوا کرتی ہو مگر اب ایام سرما میں یہہ حال ہو ابھی سے ہوا بگڑی +

الہ آباد میں ۱۰ فروری بدھ کی شام کو حضور لفٹنٹ گورنر نے ڈفرن فنڈ کے متعلق ایک جدید ہسپتال کھولا - اس ہسپتال کی تعمیر پر چالیس ہزار روپیہ صرف ہوا +

محلہ انورگنج ضلع کانپور میں ۷ فروری کو لالہ بدری پرشاد کے مکان میں قریب تین ہزار روپیہ کی چوری ہوگئی - لالہ صاحب نے اشتہار دیا ہو کہ جو اس چوری کا پتہ لگائیگا بازیافتہ چیز کی چہارم قیمت اُسکو انعام ملیگی +

میر ظہور حسین وکیل ہائیکورٹ جنہوں نے ابھی انتقال کیا ہو لکھا ہوا وصیت نامہ جو دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ اپنا کل اسباب منقولہ جو قیمتی پچاس ہزار روپیہ کا ہوگا مدرستہ العلوم علیگڈھ کو دے گئے +

علی پور کے عجائب خانہ حیوانات میں اہتمام کے ساتھ سانپوں کے لئے ایک گھر بنایا جائیگا جسمیں انواع و اقسام کے سانپ رہا کرینگے +

دہلی کے اکثر اہل ہنود جو اپنی قوم کی بہتری و بہبودی کے خواہاں ہیں قانون عمر رضامندی کے بدل مویدہیں - وہ نہیں چاہتے کہ رسم شادی صغیر سنی کی آئندہ جاری رہے +

لکھنؤ میں ایک انجمن حمایت بیوگان اسلام قایم ہوئی ہو جسکا منشا یہہ ہو کہ مسلمان بیوہ عورتوں کے ازدواج ثانی کا مسلمانوں میں رواج ہو تاکہ رانڈ عورتیں رنڈاپے کی سخت مصیبت سے نجات پاویں +

مدراس میں شہزادہ روس کو لارڈ وِنلاک صاحب نے بڑی دعوت دی - بہت سے دیسی شرفا شامل تھے مہاراجہ وزیانگرام اور نواب ارکاٹ بھی شریک جلسہ ہوئے +

بقول اڈیٹر مدراس پریسیڈنسی جیل میں اب قیدیوں کے بال کاٹنے کا رواج اُٹھا دیا گیا - عورتوں کے بال بصلاح ڈاکٹری اس حالت میں کاٹے جاتے ہیں جب انکو کسی طرح کی بیماری یا بالوں میں بہت میل ہو +

آج کل لاہور و امرتسر کے اخبارات میں اسبات پر بڑی بحث ہو رہی ہو کہ خالصہ کالج کہاں ہو - ۲۲ فروری کو گورنمنٹ کالج ہال میں جو جلسہ اس کے متعلق ہوا اسمیں یہہ قرار پایا ہو کہ قایمی کالج کی جگہہ پر آخری فیصلہ ہونیکے لئے ۲۹ مارچ مقرر ہوئی ہو +

لاہور میں سناتن دھرم سکول کا جلسہ افتتاحی ۳ فروری سنہ رواں کو ہیرا منڈی کے سکٹ سبھا ہال میں فراہم ہوا - اس جلسہ کے پریزیڈنٹ بقول اخبار عام کرنل ہالرائل صاحب ڈویژنل جج لاہور تھے +

کوئٹہ میں سخت بارشوں زلزلوں برفباری وغیرہ سے خلقت بہت حیران و پریشان ہو - لوگ اِن آفتوں کے نازل ہونے کے بواعث طرح طرح کے بتاتے ہیں - جو صرف خیالی باتیں ہیں +

جموں کے مقدمہ قتل سالوں سنگھ کی نسبت لکھنؤ کا اخبار ہندوستانی لکھتا ہو کہ بدنصیب ملزموں کو اس غضب

کے جاڑے میں رات کے وقت سرد پانی میں بٹھایا جاتا ہے اور دن کو مرچوں کی دھونی انکو دیجاتی ہے۔ ہمارے نزدیک یہہ خبر صحیح نہیں معلوم ہوتی ✦

راولپنڈی۔ ایک سپاہی متعلق رجمنٹ نمبر ۲۷ پانیر کو یکایک پاگل ہو گیا۔ اور تین گولیوں کے فیر کئے۔ دو سپاہیوں کو زخمی کیا۔ ایک سخت اور دوسرا خفیف مجروح ہوا۔ لفٹنٹ بروس صاحب نے اُسکو پکڑا ✦

موضع وریال ضلع امرتسر میں جواہر سنگھ نامی ایک شخص اپنی بھاوج کو قتل کرنے لگا تھا۔ مگر عورت کے شور و واویلا پر لوگ جمع ہو گئے عورت سخت زخمی ہے مگر جان بچ گئی مجروحہ شفاخانہ میں ہے اور مجرم حوالات میں ✦

ولایت کی کمیشن جذامیان نے ۲۰ فروری کو جالندھر میں وارد ہو کر تحقیقات شروع کی اور اسکے بعد ترن تارن ضلع امرتسر میں آ دیکھی جہاں سرکاری جذامی خانہ بنا ہوا ہے ✦

قصبہ ویروول ضلع امرتسر میں ایک سعادتمند صاحبزادہ نے اپنی والدہ ماجدہ کو جان سے مار ڈالا۔ بقول آفتاب پنجاب یہہ چودھویں صدی کے کارنامے ہیں ✦

چودھری فتح سنگھ ساکن موضع ہرسی پنڈ علاقہ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور جو بجرم جعلسازی گرفتار تھا بہ ثبوت جرم سات سال قید اور پانسو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا ✦

سراج الاخبار جہلم لکھتا ہے کہ موضع جتن میں جس لڑکے کے ہاتھ سے اُسکا باپ مرگیا تھا۔ اُسکو میٹکاف صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے ایک سال قید کی سزا ہوئی ✦

لاہور میں ایک قلی کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کا کچھ اسباب اپنی چرانیکی علت میں دو سال قید سخت اور پندرہ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ✦

اخبار عام لکھتا ہے کہ میونسپلٹی بٹالہ ضلع گورداسپور میں پادری ویٹ بریخت صاحب کے مستعفی ہونے پر اُس جگہ یہہ میر تجمل حسین صاحب ممبر مقرر کئے گئے ہیں ✦

ضرورت

امریکن یونائیٹڈ پریسبٹیرین مشن پسرور ضلع سیالکوٹ میں ایک دیندار اور تجربہ کار کتب فروش کی ضرورت ہے جس کسی کو درخواست کرنا منظور ہو معہ اسناد لیاقت اور نیک چلنی راقم کے پاس مقام مذکورہ میں ذیل کے پتہ سے بھیجیں تنخواہ کا فیصلہ حسب لیاقت کیا جائیگا ✦

المشتہر پادری جے ایف جڈ صاحب پسرور

اطلاع عام

ایک اُستاد کی یتیم خانہ کلارک آباد کیواسطے ضرورت ہے جسکی عمر قریب چالیس ۴۰ برس کی ہووے اور بیوی والا ہووے اور اُسکی لیاقت پر میٹری تک ہووے اور دیندار شخص ہووے اور اُسکا کام یہہ ہوگا کہ وہ شخص یتیم خانہ کلارک آباد کے سکول میں کام کریگا۔ اور اُسکی بیوی لڑکوں کے کپڑے وغیرہ کا انتظام کریگی اگر یہہ عیسائی چرچ آف انگلنڈ کا ہووے تو بہتر ورنہ دوسری کلیسا کا بھی منظور ہوگا گھر اُسکو مفت دیا جائیگا اور اس کام کیواسطے تنخواہ پندرہ ۱۵ روپیہ ماہواری ملیگی جو شخص چاہتا ہو اپنی درخواست اور نیک چلنی کی سند جناب پادری ٹی ہولڈن صاحب کے پاس روانہ کرے ✦

المشتہر پادری ٹی ہولڈن صاحب کلارک آباد

لودیانہ

۲۷- فروری ۹۱ء جمعہ کے روز نواب علی محمد خان صاحب میر مجلس مجلس اسلام کی کوٹھی پر جلسہ تقسیم انعام طلباء مدرسہ حقانی (شمل) منعقد ہوا اکثر معززین اہل اسلام شریک جلسہ تھے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس بھی تشریف لائے تھے۔ مولوی محمد حسن صاحب نے مختصر طور پر مقاصد و مطالب و حالات مدرسہ بیان فرمائے اور میر غیاث الدین صاحب نے ایک نظم متعلق مدرسہ خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ اسکے بعد سید ولاور علی شاہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے ایک پُر اثر تقریر فرمائی اور موجودہ حالت مدرسہ کی تعریف کی اور لوگوں کو حوصلہ دلایا کہ اگر اسی طور سے کوشش رہی تو یہہ مدرسہ کالج ہو جائیگا۔ اسکے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے دست مبارک سے طلباء کامیاب کو انعام تقسیم فرمایا۔ اور جھنڈے خان ہیڈ ماسٹر مدرسہ کو ۱۰ء نقد اور ایک تمغہ طلائی انعام میں دیا۔ بعد تقسیم انعام صاحب ممدوح نے ایک مختصر تقریر میں اپنی خوشنودی ظاہر فرما کر اُمید دلائی کہ سال آئندہ یقین ہو کہ یہہ مدرسہ بہت کچھ ترقی کریگا۔ اور فرمایا کہ اسوقت مدرسہ میں ۷۵ طلباء ہیں اُمید ہو کہ آئندہ تک ۲۰۰ یا ۲۵۰ طلباء مدرسہ میں عمدہ ترقی کرتے معلوم ہونگے۔ بروقت تقریر سید ولاور علی شاہ صاحب بہادر نے اس بات کا افسوس ظاہر فرمایا کہ شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای آنریری مجسٹریٹ پریزیڈنٹ میونسپل بباعث علالت طبع شریک جلسہ نہ ہو سکے۔ انعام میں جا تو قلمدان کتابیں پنسلیں تقسیم ہوئیں۔ سید فقیر افتخار صاحب سررشتہ دار ضلع یہ اشیاء انعام اُٹھا کر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو دیتے جاتے تھے اور مطابق فہرست جماعت وار طلباء کو پکارتے جاتے تھے۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دست مبارک سے انعام تقسیم فرماتے جاتے تھے۔ بعد تقسیم انعام و سپیچ وتقریر کے جلسہ برخاست ہوا ✦

اس ہفتہ میں بھی دو تین جگہہ سے قماربازی گرفتار ہوئے کیونکہ ایام مرسوم شماری میں جو سید ولاور علی شاہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے اچانک دو ایک جگہہ قمارباز گرفتار کئے اب پولیس کی بھی آنکھیں کھلیں۔

ہفتہ حال میں پیدائش ۴۲ - اموات ۲۰ ✦